

اللہ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت زبان ہے اگر انسان زبان کی حفاظت کر لے تو کامیاب انسان بن سکتا ہے ورنہ دنیا میں بھی رسوا اور ذلیل ہوگا اور آخرت میں عذاب کا شکار ہوگا۔

۱- بات کرنے میں احتیاط کی جائے کیوں کہ اکثر گناہ زبان سے ہوتے ہیں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

أَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ

ابن آدم کے اکثر گناہ زبان سے ہوتے ہیں۔

(طبرانی، شعب الایمان: ابن مسعود رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۱۲۰۱)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

احْفَظْ لِسَانَكَ

تم اپنی زبان کی حفاظت کرو۔

(ابن عساکر: مالک بن یزید رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۰۳، صحیح)

اسلام اپنے ماننے والوں کو ہر معاملہ میں احتیاط کی تعلیم دیتا ہے بالخصوص بات چیت میں کیونکہ بعض باتیں انسان کو جہنم میں ڈھکیل دیتی ہیں۔

۲- بات کرنے کے فائدے اور اس کے خطرات

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقَى لَهَا بَأَلًا يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ

وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقَى لَهَا بَأَلًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ

یقیناً انسان اللہ کو خوش کرنے والی بات کرتا ہے اور اسے اہمیت نہیں دیتا ہے جبکہ اللہ اس بات کی وجہ سے اس کے درجات کو بڑھاتا ہے، اور بندہ اللہ کو ناراض کرنے والی

بات کرتا ہے اور اسے اہم نہیں سمجھتا جبکہ اللہ اس کی بناء پر اسے جہنم میں ڈھکیل دیتا ہے۔

(مالک، احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، بلال بن حارث رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۶۱۹، صحیح)

اسلئے نجات حاصل کرنے کیلئے اکثر خاموش رہنا چاہئے یا بھلی بات کرنی چاہئے۔

۳- خاموشی اور کم گوئی کی فضیلت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَمَتَ نَجَا

(احمد، ترمذی: ابن عمر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۶۳۶۷، صحیح)

جو خاموش رہے گنجائت پالے گا۔

عطاء کہتے ہیں

الصُّمْتُ صِيَانَةُ اللِّسَانِ وَتَسْتُرُ الْعِيَّ

(بھیجہ الجالس: ۶۱/۱)

عطاء کہتے ہیں خاموشی زبان کی حفاظت کرتی اور عیوب کو چھپاتی ہے۔

آئیے! ہم ہماری زبان کی حفاظت کے لئے کچھ اصول دیکھیں کہ جب اللہ نے ہمیں زبان جیسی نعمت دی ہے تو اس کا استعمال بھی ہونا چاہئے۔ لیکن ہم اس کا استعمال کیسے کریں؟ اس

کے لئے کچھ طریقہ ہیں جن کا جائزہ اب ہم لینے جا رہے ہیں

۴- زیادہ ذکر کرنے کی فضیلت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ صَالِحَةٌ تُعِينُكَ عَلَى أَمْرِ دُنْيَاكَ وَدِينِكَ خَيْرٌ مَّا اكْتَنَزَ النَّاسُ
شکر ادا کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور نیک بیوی تمہارے دنیاوی اور دینی امور میں مدد کریں گی، یہ چیزیں ان سے بہت ہی بہتر ہیں جنہیں لوگ جمع کرتے ہیں۔
(شعب الایمان: ابوامامہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۴۳۰۹، صحیح)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ

أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى؟

قَالَ: أَنْ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا ”اللہ رب العالمین کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اعمال کون سے ہیں؟“
نبی ﷺ نے فرمایا: تمہاری موت اس حال میں ہو کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔ یعنی ہر حال میں اللہ کا ذکر ہونا چاہئے۔
(ابن حبان، ابن اسنی فی عمل الیوم واللیلۃ، بطبرانی، شعب الایمان: معاذ رضی اللہ عنہ) (صحیح صحیح الجامع: ۱۶۵)

۵- بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

أَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ

(احمد، مسلم: ابودررضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۵۸۸، صحیح)

بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ

تم بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو اس سے پہلے کہ تم دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ کی جائے۔

(ابن ماجہ: عائشہ رضی اللہ عنہا) (حسن: صحیح الجامع: ۳۲۳۵)

۶- سچ بولیں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ

وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا

وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ

وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذِبًا

تم سچ کو لازم پکڑو اس لئے کہ سچائی نیکی کی جانب رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی جانب لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا ہے اور سچائی تلاش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک سچا لکھ دیا جاتا ہے، اور جھوٹ سے بچو اس لئے کہ جھوٹ برائی کی جانب رہنمائی کرتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور

جھوٹ تلاش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔
(احمد، الادب المفرد، مسلم، ترمذی، ابن مسعود، رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۴۰۷۱)

۷۔ نرمی سے بات کریں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فِيمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لَئِنْ لَّهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ

(آل عمران: ۱۵۹)

پس آپ اللہ کی رحمت سے ان کے لئے نرم ہو گئے اگر آپ سخت گو اور سخت مزاج ہوتے تو یہ تمام آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔

۸۔ بغیر علم بات کرنے سے بچیں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَفْتَى بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ

(ابوداؤد، حاکم، ابویہ، رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۶۰۶۸)

جسے بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا اس کا گناہ اس پر ہوگا جو فتویٰ دے گا۔

۹۔ سننے والوں کی سمجھ اور فہم کی رعایت کریں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللَّهِ كَلَامًا فَضْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کی بات جدا جدا ہوتی تھی جسے ہر سننے والا سمجھ لیتا۔

(ابوداؤد، عائشہ رضی اللہ عنہا) (صحیح الجامع: ۲۸۲۲، صحیح)

۱۰۔ حلق سے بات کرنے سے بچیں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِغَ مِنَ الرِّجَالِ

الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا

بیشک اللہ رب العالمین بتکلف بلاغت سے بات کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے جو اپنی زبان کو ایسے پھراتا ہے جیسے گائے چڑچڑ کرتی ہے۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن عمرو رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۸۵۷، صحیح)

۱۱۔ بات کرتے وقت چہرہ مخاطب کے سامنے رکھیں

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : لِجَلِيسِي عَلَى ثَلَاثَ :

أَنْ أَرْمِيَهُ بِطَرْفِي إِذَا أَقْبَلَ وَأَنْ أَوْسَعَ لَهُ فِي الْمَجْلِسِ إِذَا جَلَسَ وَأَنْ أَصْغِيَ إِلَيْهِ إِذَا تَحَدَّثَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ساتھی کے مجھ پر تین حق ہیں: جب وہ آئے تو میں اسے دیکھوں اور جب بیٹھے تو مجلس میں اس کے لئے کشادگی کروں اور

(عیون الاخبار: ۳۰۶/۱)

جب بات کرے تو اس کی جانب کان لگا دوں۔

۱۲- بات کاٹنے سے بچیں

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں

إِذَا جَالَسْتَ فَكُنْ عَلَى أَنْ تَسْمَعَ أَخْرَصُ مِنْكَ عَلَى أَنْ تَقُولَ
وَتَعْلَمَ حُسْنَ الْإِسْتِمَاعِ كَمَا تَعْلَمُ حُسْنَ الْقَوْلِ وَلَا تُقَطِّعْ عَلَى أَحَدٍ حَدِيثَهُ
جب تم کسی مجلس میں بیٹھو تو بولنے سے زیادہ سننے والے بنو اور اچھے طریقہ سے سننا سیکھو جیسا کہ بہترین بولنا سیکھتے ہو، اور کسی کی بات نہ کاٹو۔
(المثنیٰ من مکارم الاخلاق: ص ۱۵۵)

بات چیز کے آداب میں یہ بھی ہے کہ ہم کسی کی بھی بات کو پہلے غور سے سن لیں پھر ہی کچھ کہیں کسی کی آدمی بات سن کر کچھ کہنا بہت ہی غلط اور برا ہے کیونکہ اکثر فساد اور لڑائی جھگڑے اسی وجہ سے لوگوں کے درمیان ہو جاتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کی بات کو سنتے نہیں۔ اسی طرح دعوت کے اسلوب میں سے بھی ہے کہ مدعو کی بات کو سنیں جبکہ کئی دعا صرف کہنا پسند کرتے ہیں سننا نہیں یہ بات بالکل غلط ہے۔

۱۳- غیبت اور چغلخوری سے بچا جائے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ
فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ
أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ
ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا، نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے لیکن کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ (اس وجہ سے کہ) ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔
(احمد، مشفق علیہ، سنن اربعہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ) (احمد: ابوامامہ) (صحیح: صحیح الجامع: ۲۴۲۰)

وَلَفْظُ ابْنِ مَاجَةَ: وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُعَذَّبُ فِي الْغَيْبَةِ
ابن ماجہ کے لفظ ہیں کہ ”دوسرے کو غیبت کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔“ (احمد، ابن ماجہ: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۴۲۱)

۱۴- راز فاش کرنے سے بچنا چاہیے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ
وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهِرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا
ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
فَيَقُولُ يَا قُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذًا وَكَذَا
وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ

میری پوری امت کو معاف کر دیا جائے گا سوائے ان لوگوں کے جو گناہوں کا اعلان کرتے ہیں اور گناہوں کا اعلان کرنا یہ بھی ہے کہ آدمی رات میں کوئی (گناہ) کا کام کرے اور اس کی صبح اس حال میں ہو کہ اللہ نے اس کے گناہوں کو چھپا رکھا ہو لیکن صبح اٹھ کر وہ لوگوں سے خود ہی کہتا پھرے، اے فلاں! میں نے کل رات ایسا ایسا کیا

رات گزر گئی اور اللہ نے اس کے گناہوں کو چھپا کر رکھا اور وہ صبح ہوتے ہی اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔
(متفق علیہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۴۵۱۲)

جب بھی کوئی ہمارے پاس کوئی راز کی بات رکھے تو ہمیں بچنا چاہیے کہ ہم اس کے راز کو لوگوں کے درمیان عام کریں۔ اور اسی راز میں سے میاں بیوی کا ملنا بھی ہے کہ کوئی اپنی اہلیہ سے تعلق قائم کرے اور پھر عوام میں بیان کرے۔ یا وہ گناہ جس پر اللہ نے پردہ ڈال دیا ہو اسے عوام کے سامنے فخر سے بیان کرتا پھرے۔

۱۵- فحش کلامی سے بچیں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ فَاحِشٍ مُتَفَحِّشٍ

(احمد، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۱۸۵۰)

بیشک اللہ ہر بدخلق اور بد زبان کو پسند نہیں کرتا۔

۱۶- مذاق اڑانے، عیب لگانے اور برے القاب دینے سے بچیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ

وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ

وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ

بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ

وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت سے ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور تم کسی پر عیب نہ لگاؤ اور نہ ہی برے القاب سے پکارو، ایمان کے بعد فسق برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔
(حجرات: ۴۹: ۱۱)

۱۷- زیادہ مذاق کرنے سے بچیں

میمون بن مہران کہتے ہیں:

إِذَا كَانَ الْمَزَاحُ أَمَامَ الْكَلَامِ فَآخِرُهُ الشَّتْمُ وَاللَّطَامُ

(الآداب الشرعية لابن مفلح: ۲۲۳)

جب بات کی شروعات میں ہی مذاق ہو تو اس کا نتیجہ گالی اور جھگڑا ہوتا ہے۔

وَقَدْ كَرِهَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْخَوْضُ فِي الْمَزَاحِ

لِمَا فِيهِ مِنْ ذَمِيمِ الْعَاقِبَةِ وَمِنَ التَّوَصُّلِ إِلَى الْأَعْرَاضِ

وَأَسْتِجْلَابِ الضَّغَائِنِ وَإِفْسَادِ الْإِخَاءِ

امام ابن عبد البر کہتے ہیں: علماء کی ایک جماعت نے زیادہ مذاق کرنے کو ناپسند کیا ہے جس کا انجام برا ہو، لوگوں کی عزت پر حملہ اور کینہ لگانے کا اور بھائی چارگی کو برباد کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔
(مختار الجلاس: ۵۶۹/۲)

۱۸۔ گالی گلوچ سے بچیں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔

(احمد، مشفق علیہ، ترمذی، ابن ماجہ: ابن مسعود رضی اللہ عنہ) (ابن ماجہ۔ ابو ہریرہ، سعد رضی اللہ عنہما) (طبرانی: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، عمرو بن نعمان بن مقرن) (الدر القطنی فی الافراد: جابر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۳۵۹۵، صحیح)

۱۹۔ لعنت کرنے سے بچیں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتْ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ

یقیناً جو کسی پر بھی لعنت کرے گا جس کا وہ حقدار نہ ہو تو لعنت اسی پر لوٹ آئے گی۔

(ابوداؤد، ترمذی: ابن عباس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۴۷، صحیح)

۲۰۔ کافر، بدعتی اور فاسق کہنے سے بچیں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَهُوَ كَقَتْلِهِ

(طبرانی: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۱۰، صحیح)

جب آدمی اپنے بھائی کو ”اے کافر“ کہتا ہے تو وہ اس کے قتل کی طرح ہے۔

کسی کو کافر، بدعتی یا فاسق کہنا بہت ہی بڑا جرم ہے جب ایک بندہ کسی کو بدعتی یا کافر کہتا ہے تو وہ اس کے قتل کی طرح ہے اور بعض روایات میں ہے ”إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا

كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا بَاحِدَهُمَا“ جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو وہ اسے ان دونوں میں سے کسی ایک پر واجب ہو جاتا ہے (یعنی ان دونوں میں سے کوئی ایک کافر ہو جاتا ہے۔

(بخاری: ۵۷۵۳، احمد)

۲۱۔ حجت بازی سے بچیں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ

جب بھی کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد گمراہ ہوئی تو صرف حجت بازی کی وجہ سے۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم: ابوامامہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۲۳۳، حسن)

معلوم ہوا کہ اکثر قومیں جو گمراہ ہوئیں اس کا سبب یہی تھا کہ ان کے اندر حجت بازی اور جھگڑا لوپن آ گیا۔ اس کی مثال ہم یوں سمجھتے ہیں کہ آج بھی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی بھی

جماعت یا فرد کے پاس کوئی سمجھانے والا آتا ہے تو وہ لوگ اپنے آپ کو حق پر سمجھ کر حجت بازی کرتے ہیں اور دعا کی باتوں کا انکار کرنے کے لئے اپنی حجت بازی اور غلط طریقوں کو

استعمال کرتے ہیں اس طرح سمجھداری کو نہ استعمال کرنے اور بات کو نہ سننے کی وجہ سے وہ گمراہی پر ہی قائم رہتے ہیں یا اور گمراہی میں چلے جاتے ہیں۔